ولا له في عرشه جليس

سبحان من ليس له أنيس

وَمِنَ ٱلَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهِۦ نَافِلَةٗ لَّكَ عَسَىٰٓ أَن يَبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامٗا مَّحۡمُودٗا

[الإسراء ۷۹]

القول المودود

فی

تفسیر المقام المحمود

عنایۃ اللہ عینی

دار الامام الاعظم

پشاور پاکستان

عسی أن یبعثك ربك مقاما محمودا
(الإسراء؛ ۷۹)

سبحان من لیس لہ أنیس ولا لہ فی العرش جلیس

القول المودود
فی
تفسیر المقام المحمود

رشحات قلم

عنایۃ اللہ عینی

دار الامام الاعظم
پشاور پاکستان

فہرست

القول المودود فی تفسیر المقام المحمود

فہرست

القول المودود فی تفسیر المقام المحمود

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

القول المودود

فی تفسیر المقام المحمود

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

سپاس گزار ہوں اس ذات مطلق واحد خدا کیلئے، جس نے مہیا کئے ہیں تمام تر نعمتیں اہل دنیا کیلئے، نہیں اس کے جیسے کوئی یہ علم ہے اہل وفا کیلئے، بخش دیگا تمام امت اپنے مصطفی کیلئے، پس درود وسلام ہو محمد رسول اللہ کیلئے، ان کے اہل واصحاب ومتبعین باصفا کیلئے، وبعد :

روح کی سلامتی جمہور اہل حق کے ساتھ ہے، اسکے برخلاف مسلک اپنانے میں بے چینی واضطرار ہے۔ دراصل یہ بات اسلئے کہہ رہا ہوں کہ کچھ دنوں سے مجسمہ سلفیہ فرقہ کے کچھ اوباش لونڈوں نے امام مجاہدؒ [ت:۱۰۴] کی طرف منسوب

ایک منگھڑت قول موضوع سخن بنایا ہوا ہے کہ "قیامت کے دن اللہ تعالی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ عرش پر بٹھائینگے "یجلسه معه علی العرش" [1]۔

سبب تالیف

اس روایت موضوعہ کو انہوں نے سر پر اٹھا رکھی ہے اور بزعم خویش وہ بہت خوش ہیں کہ ہم نے بہت بڑی دلیل پیش کی ہے، حالانکہ بقول امام طبری رح [ت:۳۱۰] یہ روایت نقل اور عقل کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے، "قول غیر مدفوع صحته، لا من جهة خبر ولا نظر" [2]۔ مذکورہ رسالہ اس قول کی تحقیق پر مشتمل ہے، جس کا نام میں نے **القول المودود فی تفسیر المقام المحمود** رکھا ہے۔

----

۱)_ الخلال، محمد بن احمد، ابو بکر [ت:۳۱۱] کتاب السنۃ، رقم ۲۴۲، ص ۲۱۳۔

۲)_ الطبری، محمد بن جریر، ابو جعفر [ت:۳۱۰] تفسیر جامع البیان ۵۳۱/۱۷۔

ناجائز حنبلیت

یاد رہے جب سے سلفیہ کے مرکز سعودیہ کے ولی عہد ابنِ سلمان نے کہا ہے کہ ہم غیر مقلدین نہیں بلکہ حنابلہ سلفیہ ہیں تب سے مملکت خداداد پاکستان کے غیر مقلدین دھڑا دھڑ حنبلی بنتے جا رہے ہیں، جو کہ خود ان کے حنبلی اصول کے تحت بھی جائز نہیں ہے ۔ چنانچہ امام ذہبی رح [ت:۷۴۸] نے رئیس حنابلہ ابویعلی ابن الفراء حنبلی [ت:۴۵۸] کی حکایت نقل کی ہے کہ " ان کو (جنوب مشرقی ترکیہ کے علاقے) میّافارقین سے ایک شافعی شخص فقہ حنبلی سیکھنے کیلئے آیا، تو قاضی ابویعلیٰ نے یہ کہہ کر ان کو واپس کردیا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے کہ آپ میری وجہ سے حنبلی ہوکر اپنے شافعی علاقہ میں جھگڑوں میں پڑجائیں مجھے یہ پسند ہے کہ آپ فقہ شافعی کو سیکھ کر جائیں (۳)۔

---

۳)_ الذہبی ، محمد بن احمد ، شمس الدین ، ابو عبداللہ ، تاریخ الاسلام ۳۲/۱۵۷۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں پر اسلامی نظام حکومت میں تعزیر و سزا ہے جو کہ کسی حنفی علاقہ میں کسی (غیر رائج) دوسرے مذہب شافعی (یا مالکی یا حنبلی وغیرہ) کو اپنائے چنانچہ فقہ حنفی کی معتبر ترین کتاب فتاوی ہندیہ (۴) میں جزئیہ موجود ہے کہ "حنفی ارتحل الی مذهب الشافعی رح یعزر" ۔

یہ حکم ان سب علاقوں کو شامل ہے جہاں مذاہب اربعہ میں کوئی مذہب رائج ہو اور اس کے برخلاف ان میں دوسرے غیر رائج مذہب کو اپنایا جائے تو نہ صرف ناجائز ہے ، بلکہ اس پر سزا بھی ہے ، کیونکہ اس سے فساد کا خطرہ ہے ، جو کہ ایک ممنوع عمل ہے ۔

حنابلہ کے تین گروہ

دراصل ان لوگوں کو صحیح حنبلیت کا بھی پتا نہیں ہے

----

۴)_ الفتاوی الهندیہ ۱۶۹/۲ ۔

ورنہ وہ نہ مجسمہ بنتے اور نہ ہی صدیوں سے آباد حنفی علاقوں میں حنبلی بنتے ، بلکہ غیر مقلدیت سے توبہ تائب ہوکر خالص حنفی مذہب اختیار کرکے حنفی حنیفی بنتے۔

بہرحال تحقیق سے ثابت ہے کہ حنابلہ میں تین گروہ ہیں۔

حنابلہ مفوضہ: جو تفویض یعنی خدائی صفات متشابہات کو اللہ کے سپرد کرتے ہوئے یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان متشابہات سے اللہ منزہ ہے۔ ان میں قاضی ابویعلی الحنبلی [ت:۴۵۸] (۵) امام ابن البناء الحنبلی [ت:۴۷۱] (۶) اور امام ابن قدامہ الحنبلی [ت:۶۲۰] (۷) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

---

۵)_ ابویعلی، محمد بن الحسین، ابن الفراء [ت۴۵۸] ابطال التأویلات ص ۴۳۔

۶)_ ابن البناء، الحسن بن علی، ابو علی [ت:۴۷۱] الرد علی المبتدعۃ ص ۷۱۔

۷)_ ابن قدامہ، عبداللہ بن احمد، ابو محمد [ت:۶۲۰] الاعتقاد ص ۳۲۔

حنابلہ مؤولہ: جو عند الضرورۃ تأویل کو جائز سمجھ کر متشابہات میں تاویل کریں، یعنی لفظ کے ظاہری معنی سے عدول کر کے اس لفظ کے دوسرے معنی کو ترجیح دیں، جو لغت عربیہ میں اپنے صحیح مفہوم کے ساتھ موجود ہو۔ان حنابلہ مؤولہ میں امام ابن عقیل الحنبلی [ت:۵۱۳](۸) امام ابن الجوزی الحنبلی [ت:۵۹۷](۹)، امام ابن حمدان الحنبلی [ت:۶۹۵](۱۰) اور امام ابن عادل الحنبلی [ت:۷۷۵](۱۱) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

حنابلہ مجسمہ حشویہ: یہ تیسرا گروہ نصوص متشابہات میں ظاہر پر

---

۸)_ ابن عقیل، علی بن عقیل، ابو الوفاء [ت:۵۱۳] الارشاد فی الاعتقاد ص۱۸۶

۹)_ ابن الجوزی، عبدالرحمن بن علی، ابو الفرج [ت:۵۹۷] دفع شبہ التشبیہ ص ۲۷

۱۰)_ ابن حمدان، احمد بن حمدان، ابو عبداللہ [ت:۶۹۵]، نہایۃ المبتدئین ص ۳۵

۱۱)_ ابن عادل، عمر بن علی، ابو حفص [ت:۷۷۵] اللباب فی علم الکتاب ۲۲۳/۱۳

منہج الامام ابن عادل فی تفسیرہ، للدکتور حسن موسی عبدالحمید ص ۱۲۰

اعتقاد رکھتے ہوئے تجسیم و حشو کے قائل ہوئے ہیں اور پھر اپنے اس مذہب کی نسبت امام احمد بن حنبل رح [ت:۲۴۱] کی طرف کرتے ہیں۔ان میں شیخ ابو اسماعیل ہروی الحنبلی [ت:۴۸۱](۱۲) ابن تیمیہ الحنبلی [ت:۷۲۸](۱۳) اور ابن القیم الحنبلی [ت:۷۵۱] (۱۴) وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

امام احمد بن حنبل [ت:۲۴۱] کا صحیح مذہب

محققین حنابلہ کی کتب سے عیاں ہے کہ امام ابن حنبل رح کا اصل مذہب تفویض کا ہے(۱۵)، البتہ انہوں نے ضرورت کے تحت تاویل کا قول بھی کبھی اپنایا ہوا ہے جیسا کہ ان کے قتنہ

----

۱۲)_ الہروی، عبداللہ بن محمد، ابو اسماعیل [ت:۴۸۱]، الاربعون فی التوحید ۱۵_۸۷

۱۳)_ ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، تقی الدین [ت:۷۲۸] بیان تلبیس الجہمیہ ۱/۳۹۰

۱۴)_ ابن القیم الجوزیہ، محمد بن ابی بکر، ابو عبداللہ [ت:۷۵۱] الصواعق المرسلہ ۱/۱۳۱۲

۱۵)_ الکوسج، اسحاق بن نصر، ابو یعقوب [ت:۲۵۱] مسائل الامام احمد ۳/۵۸۔

خلق قرآن کی حکایت پر کتاب المحنۃ بروایۃ حنبل بن اسحاق الحنبلی [ت: ۲۷۳][۱۶] میں موجود ہے کہ مجیئت قرآن سے مراد اس کا ثواب ہے اور مجیئت رب سے مراد اس کی قدرت ہے۔

تاویل احمد بن حنبل کی صحت

امام احمد سے نقل تاویل کی صحت پر مشائخ حنابلہ کا اعتماد رہا ہے، جن میں ابویعلی ابن الفراء [ت: ۴۵۸]، ابن عقیل شیخ الحنابلہ [ت: ۵۱۳]، ابن الجوزی [ت: ۵۹۷] اور ابن حمدان [ت: ۶۹۵] خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں[۱۷]۔ جب کہ امام ابن

---

۱۶)_ الشیبانی، حنبل بن اسحاق، ابوعلی [ت: ۲۷۳] کتاب المحنۃ ص ۱۱۷،

۱۷)_ وابویعلی الحسین بن علی، ابن الفراء [ت: ۴۵۸] ابطال التاویلات ص ۱۴۲، و ابن عقیل، علی بن عقیل، ابوالوفاء [ت: ۵۱۳] الارشاد فی الاعتقاد ص ۱۸۶، وابن الجوزی، عبدالرحمن بن علی، ابو الفرج [ت: ۵۹۷] دفع شبہ التشبیہ ص ۲۷، وابن حمدان، احمد بن حمدان، ابو عبداللہ [ت: ۶۹۵] نہایۃ المبتدئین ص ۳۵

کثیر[ت:۷۷۴] نے اپنی تاریخ میں بروایة البیهقی عن الحاکم عن أبي عمرو بن السماك عن حنبل عن أحمد بن حنبل ذکر کی ہے اور فرمایا"ثم قال البیهقی:وهذا إسناد لا غبار علیه" [۱۸]۔

---

۱۸)_ ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، ابو الفداء [ت:۷۷۴] البدایہ والنہایہ ۳۸۶/۱۴

اہم بات :-

یہ روایت خود کتاب المحنۃ لحنبل بن اسحاق میں موجود ہے، دوسری بات امام بیہقی نے اپنے شیخ حاکم کے طریق سے بروایت ابی عمرو بن سماک، حنبل سے نقل کی ہے، سند کی تصحیح بھی کی ہے، جسکو ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں نقل کی ہے۔ اب یہ اعتراض کرنا کہ بیہقی کی کتب میں نہیں ہے فضول ہے جبکہ سند متصل اور صحیح موجود ہے، ایسے بہت سی روایات بیہقی کی حاکم کے طریق سے مروی ہیں جو کہ حاکم کی کسی کتاب میں نہیں ہوتی لہذا ہم ایسی بات کو نسخوں میں قطع وبرید اور تحریف و تصحیف کے زمرے میں لاکر تحقیق کرتے ہیں اور مسئلہ مذکورہ خود حنبل کی کتاب المحنہ میں موجود ہے، اب اس چیز سے انکار کرنا فضول ہے ۔ بیہقی کی تصحیح کو ابن کثیر مان کر

****

- - - - - - - - - - - - -

نقل کرنا ہی کافی ہے ۔

محدثین کے نزدیک اور حنبلی اصول کے تحت صالح وعبداللہ ومروزی وغیرہ سے حنبل بن اسحاق زیادہ ثقہ اورقابل اعتماد ہے ان کی اس بات کو شیوخ المذہب المذہب الحنبلی نے ثابت مان کر اپنی اپنی کتب میں نقل کی ہے جن میں عبدالعزیز تیمی،ابن عقیل،ابن جوزی،ابن حمدان،ابن عادل اورسفارینی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

باقی رہ گئی ابن یتمیہ کی ابویعلی کی نقل اتارنا، تو ابویعلی خود غیر معتبر ہے ابن جوزی نے دفع شبہ التشبیہ میں ان کو بدعتی اورابن حنبل کے مذہب کو بدنام کرنے والا گمراہ کہا ہے ۔ جبکہ خود ابویعلیٰ نے بھی ابطال التاویلات میں ابن حنبل رح کی تاویل نقل کی ہے ، جن سے پھر ابن جوزی رح نے بھی دفع شبہ التشبیہ میں نقل کی ہے ۔

باب اول

اس باب اول میں مقام محمود کی تفسیر میں دو فصول قائم ہونگے۔

فصل اول: تفسیر مقام محمود کے متعلق احادیث شفاعت

فصل دوم: مفسرین کے نزدیک مقام محمود شفاعت ہے

فصل اول

مقام محمود کی تفسیر میں احادیث شفاعت

اہل حق کے نزدیک آیت "یبعثك ربك مقاما محمودا" سے مراد شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک ہے، چنانچہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک سے صحیح احادیث کے ساتھ ابن مسعود [ت:۳۲] (۱۹)، حذیفہ بن الیمان [ت:۳۶] (۲۰)، کعب بن مالک [ت:۵۰] (۲۱)، سعد بن ابی وقاص [ت:۵۵] (۲۲)، ابو ہریرہ [ت:۵۷] (۲۳)،

---

۱۹)_ مسند ابی داود الطیالسی، رقم ۳۸۹ ۔ مصنف ابن ابی شیبہ رقم ۳۱۶۸۵ ۔

۲۰)_ مسند الطیالسی رقم ۴۱۴ ۔ مسند البزار رقم ۲۹۲۶۔

۲۱)_ مسند احمد رقم ۱۵۷۸۳، والحاکم فی المستدرک برقم ۳۳۸۳

۲۲)_ تخریج الکشاف للزیلعي ۲/۲۸۵، عن ابن مردویہ بطریق محمد عن ابی حنیفہ

۲۳)_ الزہد والرقائق لابن مبارک رقم ۱۳۱۲ ۔ مصنف ابن ابی شیبہ رقم ۳۱۷۴۵ ۔

ابن عباس [ت:۶۸] ابن عمر [ت:۷۳] [۲۴] ابو سعید خدری [ت:۷۴] [۲۵]، جابر بن عبداللہ [ت:۷۸] [۲۶]، انس بن مالک [ت:۹۳] [۲۷] رضی اللہ عنہم سے روایات نقل ہیں، کہ مقام محمود سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک کی شفاعت ہے۔

---

۲۴)_ تفسیر الطبری، ۵۲۰/۱۷، ۵۲۹۔

۲۵)_ مسند ابی حنیفۃ بروایۃ الحارثی رقم ۲۴۔

۲۶)_ مسند احمد رقم ۱۴۸۱۷۔ صحیح البخاری رقم ۴۱۶۔

۲۷)_ صحیح البخاری رقم ۷۴۴۰۔

فصل دوم

مفسرین کے نزدیک مقام محمود شفاعت ہے

جاننا چاہیے کہ مفسرین کا اجماع قائم ہے کہ مقام محمود سے مراد شفاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک ہے[۲۸]۔ چنانچہ اس فصل میں اپنے مدعا کی اثبات کیلئے چند ایک مشت نمونۂ خروارے مفسرین کی آراء کو ذکر کی جاتی ہیں تاکہ ہمارا مطلوب حاصل ہو جائے۔

امام حسن بصری [ت:۱۱۰][۲۹] امام مقاتل بن سلیمان بلخی [ت:۱۵۰][۳۰]، امام یحیی بن سلام [ت:۲۰۰][۳۱]، امام

---

۲۸)_ التفسیر الوسیط للواحدی ۱۲۲/۳، تفسیر الشربینی ۳۲۹/۲، تفسیر الشوکانی ۲۹۹/۳

۲۹)_ الطبری، محمد بن جریر، ابو جعفر [ت:۳۱۰] تفسیر جامع البیان ۱۷۰/۱۷

۳۰)_ البلخی، مقاتل بن سلیمان، ابو الحسن [ت:۱۵۰] تفسیر مقاتل ۵۴۶/۲

۳۱)_ یحیی بن سلام، التیمی [ت:۲۰۰] تفسیر یحیی بن سلام ۱۵۶/۱

طبری [ت:۳۱۰][۳۲]، امام زجاج [ت:۳۱۱][۳۳]،امام الهدی ماتریدی [ت:۳۳۳][۳۴]، امام النحاس [ت:۳۳۸][۳۵]، امام ابو اللیث سمرقندی [ت:۳۷۳][۳۶] امام ابن ابي زمنین مالکی [ت:۳۹۹][۳۷]، امام ثعلبی [ت:۴۲۷][۳۸]،امام ابن حزم ظاہری [ت:۴۵۶][۳۹]، امام قشیری [ت:۴۶۵][۴۰]، امام واحدی [ت:۴۶۸][۴۱]، امام ابو المظفر طاہر بن محمد

---

۳۲)_ الطبری ، محمد بن جریر،ابو جعفر[ت:۳۱۰] تفسیر جامع البیان ۵۲۶/۱۷

۳۳)_ الزجاج، ابراہیم بن السری،ابو اسحاق[ت:۳۱۱] معانی القرآن ۲۵۶/۳

۳۴)_ الماتریدی، محمدبن محمد،ابو منصور[ت:۳۳۳] تأویلات القرآن ۹۸/۷

۳۵)_ النحاس، احمدبن محمد،ابو جعفر[ت:۳۳۸] معانی القرآن ۳۸۳/۳

۳۶)_ السمرقندی، نصربن محمد،ابوالليث[ت:۳۷۳] تفسیر بحرالعلوم ۳۲۵/۲

۳۷)_ ابن ابي زمنين، محمد بن عبدالله،ابو عبدالله [ت:۳۹۹] تفسیر القرآن ۳۴/۳

۳۸)_ الثعلبی،احمدبن محمد،ابو اسحاق[ت:۴۲۷] تفسیر الكشف والبیان ۱۲۳/۶

۳۹)_ ابن حزم الظاہری، علی بن احمد،ابو محمد[ت:۴۵۶] الفصل فی الملل ۵۳/۴

۴۰)_ القشیری، عبدالکریم بن ہوازن [ت:۴۶۵] تفسیر لطائف الاشارات ۳۶۵/۲

۴۱)_ الواحدی، علی بن احمد،ابوالحسن[ت:۴۶۸] تفسیر الوسیط ۱۲۲/۳

اسفرایینی [ت:۴۷۱] [۴۲]، امام سمعانی [ت۴۸۹] [۴۳]، امام برہان الدین کرمانی [ت:۵۰۵] [۴۴]، امام ابن عطیہ اندلسی [ت:۵۴۲] [۴۵]، امام ابوالقاسم نیشاپوری [ت:۵۵۰] [۴۶]، امام ابوحفص غزنوی [ت:۵۹۳] [۴۷]، امام رازی [ت۶۰۶] [۴۸]، امام قرطبی [ت:۶۷۱] [۴۹]، امام ناصر الدین ابو سعید

---

۴۲)_ الاسفرایینی، طاہر بن محمد، ابو المظفر [ت:۴۷۱] التبصیر فی الدین ۱۷۴

۴۳)_ السمعانی، منصور بن محمد، ابو المظفر [ت:۴۸۹] تفسیر السمعانی ۲۶۹/۳

۴۴)_ الکرمانی، محمود بن حمزہ، ابو القاسم [ت:۵۰۵] غرائب التفسیر ۶۳۸/۱

۴۵)_ ابن عطیہ، عبدالحق بن غالب، ابو محمد [ت:۵۴۲] المحرر الوجیز ۴۷۸/۳

۴۶)_ النیسابوری، محمود بن ابی الحسن، ابو القاسم [ت:۵۵۰] ایجاز البیان ۵۰۸/۲

۴۷)_ الغزنوی، احمد بن محمد، جمال الدین [ت:۵۹۳] اصول الدین ص۲۳۶

۴۸)_ الرازی، محمد بن عمر، ابو عبداللہ [ت:۶۰۶] تفسیر مفاتیح الغیب ۳۸۷/۲۷

۴۹)_ القرطبی، محمد بن احمد، ابو عبداللہ [ت:۶۷۱] الجامع لاحکام القرآن ۳۰۹/۱۰

بیضاوی [ت:٦٨٥][50]،امام ابو البرکات نسفی [ت:۷۱۰][51]،
امام ابن جزي [ت:۷۴۱][52]،امام ابو حیان [ت:۷۴۵][53]،
امام ابن کثیر [ت:۷۷۴][54]، امام ابن عادل [ت:۷۷۵]
[55]،امام سیوطی [ت:۹۱۱][56]، امام خفاجی [ت:۱۰٦۹][57]،

---

۵۰)_ البیضاوی، عبداللہ بن عمر،ابو سعید[ت:٦٨٥]انوار التنزیل ۳/۲٦۴

۵۱)_ النسفی، عبداللہ بن احمد،ابو البرکات [ت:۷۱۰] مدارک التنزیل ۲/۲۷۳

۵۲)_ ابن جزي، محمدبن احمد،ابو القاسم [ت:۷۴۱] التسهیل لعلوم التنزیل ۱/۴۵۳

۵۳)_ الاندلسی، محمدبن یوسف،ابو حیان [ت:۷۴۵] البحر المحیط ۷/۱۰۲

۵۴)_ ابن کثیر،اسماعیل بن عمر،ابو الفداء [ت:۷۷۴] تفسیر ابن کثیر ۵/۱۰۳

۵۵)_ ابن عادل، عمر بن علی،ابو حفص [ت:۷۷۵] تفسیر اللباب ۱۲/۳٦۴

۵٦)_ السیوطی، عبدالرحمن بن ابي بکر[ت::۹۱۱] معترک الاقران ۳/۵۱۰

۵۷)_ الخفاجی،احمدبن عمر،شہاب الدین [ت:۱۰٦۹] عنایۃ القاضی ٦/۵۴

امام حقی [ت:۱۱۲۷] (۵۸)، امام سفارینی [ت:۱۱۸۸] (۵۹)، امام ابن عجیبہ [ت:۱۲۲۴] (۶۰)، امام ثناء اللہ پانی پتی [ت:۱۲۲۵] (۶۱)، امام آلوسی [ت:۱۲۷۰] (۶۲)، امام قاسمی [ت:۱۳۳۲] (۶۳)، امام مراغی [ت:۱۳۷۱] (۶۴)، امام ابن عاشور [ت:۱۳۹۳] (۶۵)، وغیرہ رحمہم اللہ نے مقام محمود کی تفسیر شفاعت سے کی ہے۔

---

۵۸)_ حقی، اسماعیل بن مصطفی، الاستنبولی [ت:۱۱۲۷] روح البیان ۱۶۶/۸

۵۹)_ السفارینی، محمد بن احمد، ابو العون [ت:۱۱۸۸] لوامع الانوار البہیہ ۲۰۷/۲

۶۰)_ ابن عجیبہ، احمد بن محمد، ابو العباس [ت:۱۲۲۴] تفسیر البحر المدید ۲۲۳/۳

۶۱)_ البانیتی، ثناء اللہ القاضی [ت:۱۲۲۵] التفسیر المظہری ۴۷۲/۵

۶۲)_ الآلوسی، محمود بن عبداللہ، شہاب الدین [ت:۱۲۷۰] روح المعانی ۱۳۴/۸

۶۳)_ القاسمی، جمال الدین بن محمد سعید [ت:۱۳۳۲] محاسن التأویل ۴۹۱/۶

۶۴)_ المراغی، احمد بن مصطفی [ت:۱۳۷۱] تفسیر المراغی ۸۴/۱۵

۶۵)_ ابن عاشور، الطاہر بن محمد التونسی [ت:۱۳۹۳] تفسیر التحریر والتنویر ۱۸۵/۱۵

باب دوم

تحقیق قول امام مجاہد رح [ت:۱۰۴]

اس باب میں امام مجاہد رح [ت:۱۰۴] کی طرف منسوب قول کی حقیقت کا بیان ہے، جس کی دو فصول ہونگیں ۔

فصل اول : امام مجاہد کا صحیح قول

فصل دوم : امام مجاہد کی طرف منسوب منگھڑت قول

فصل اول

امام مجاہد رح [ت:۱۰۴] کا صحیح قول

یاد رہے امام مجاہد رح سے ایک قول اجماع امت کی طرح منقول ہے کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے ، چنانچہ ان کی تفسیر (٦٦) میں ہے أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ (٦٧)، قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ (٦٨)، قَالَ: نا آدَمُ (٦٩)، قَالَ: نا وَرْقَاءُ (٧٠)، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ (٧١)، عَنْ

---

٦٦)_ تفسیر مجاہد ص ۵۸۴

٦٧)_ ہو ضعیف ، سیر اعلام النبلاء للذہبی ١٦/١٦

٦٨)_ ہو الحافظ الثقة، السیر للذہبی ۱۳/۱۸۵

٦٩)_ ہو الحافظ القدوة ، السیر للذہبی ۱۰/۳۳۵

٧٠)_ ہو الثقة الحافظ ، السیر للذہبی ۷/۴۲۰

٧١)_ ہو الثقة المفسر ، ... بعضهم قال: لم يسمع ابن ابي نجيح عن كل التفسير من مجاہد۔

قلت: ہو من اخص الناس بمجاہد۔ السیر للذہبی ٦/١٢٥

مُجَاهِدٍ، "عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا" [الإسراء:٧٩] قَالَ "الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ ﷺ"۔

اس روایت کے تمام روای ثقہ ہیں سوائے عبدالرحمن بن الحسن بن عبید الہمذانی [ت:۳۵۲] کے، وہ ضعیف ہیں (۷۲)، روایت مذکورہ اپنے دیگر سے حسن بن جاتی ہے، البتہ طریق ابنِ ابی شیبہ: عن شبابة عن ورقاء عن ابن ابی نجیح صحیح ہے (۷۳)۔

دوسرا طریق

امام ابن ابی خیثمہ [ت:۲۷۹] (۷۴) اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حَدَّثَنا سُنَیْد بن داود (۷۵)، قال: حدثنا حَجَّاج (۷۶)

---

۷۲)_ سیر اعلام النبلاء للذہبی ۱۶/۱

۷۳)_ ابن عبدالبر، یوسف بن عمر، ابو عمر [ت:۴۶۳] التمہید ۱۹/۶۴، رقم ۵۴، وفیہ شبابۃ بن سوار المدائنی [ت:۲۰۶] الحافظ، الحجۃ، السیر للذہبی ۹/۵۱۳

۷۴)_ ابن ابی خیثمہ، احمد، ابو بکر [ت:۲۷۹] التاریخ الکبیر رقم ۵۵۳، ۲۰۵/۱

۷۵)_ ہو الامام الحافظ، السیر للذہبی ۱۰/۶۲۸

۷۶)_ ہو الحجۃ الحافظ، السیر للذہبی ۹/۴۴۸

عَنِ ابن جُرَيْج (۷۷)، عَنْ مُجَاهِد: " مَقَامًا مَحْمُودًا " [الإسراء/۷۹]

قَالَ: شفاعة مُحَمَّد۔ اس طریق کے تمام رواۃ ثقات اثبات ہیں،

اور یہ روایت صحیح ہے۔

امام طبری [ت: ۳۱۰] نے اپنی تفسیر (۷۸) میں مذکورہ

ان دو طریق کو اپنی دو سندوں سے روایت کی ہیں حدثنا محمد

بن عمرو، قال: ثنا أبو عاصم، قال: ثنا عيسى: وحدثني الحارث،

قال: ثنا الحسن، قال: ثنا ورقاء، جميعا عن ابن أبي نجيح، عن

مجاهد، في قول الله تعالى (مَقَامًا مَحْمُودًا) قال: شفاعة محمد

يوم القيامة.

حدثنا القاسم قال: ثنا (سنيد) الحسين (بن داود)،

قال: ثني حجاج، عن ابن جريج، عن مجاهد، بنحوه.

---

۷۷)_ ہو العلامۃ الحافظ، السیر للذہبی ۳۲۶/۶، وقال: سمع واخذ منہ۔ فلم یضر تدلیسہ منہ

۷۸)_ الطبری، محمد بن جریر، ابو جعفر [ت: ۳۱۰] تفسیر جامع البیان ۵۲۷/۱۷

فائدہ حدیثیہ

میں فقیر عنایۃ اللہ عینی عرض پرداز ہوں کہ یہ روایت امام مجاہد رح سے دو سندوں سے مروی ہے ، اور دونوں اپنے رواۃ و متون کے ساتھ صحیح و سالم ہیں ، اگر بالفرض وہ دونوں سندیں ضعیف بھی ہوتیں تب بھی ایک دوسرے کے متابع و شاہد بن کر حسن درجہ کے بن جاتیں (۷۹)، اگر بالفرض دونوں سندیں ضعیف بھی ہوتیں ، تب بھی مضر نہیں ہوتیں ، کیونکہ ان دونوں روایات شفاعت کو دیگر روایات شفاعت کی اجماع کی قوت (۸۰) سے تقویت حاصل ہے کیونکہ جس روایت کو اجماع اور تلقی بالقبول کا درجہ حاصل ہو جائے ، تو پھر اس کی سند کی تتبع نہیں کیجاتی (۸۱)، لہذا ہر لحاظ سے یہ روایت صحیح ہے ۔

----

۷۹)_السخاوی، محمد بن عبد الرحمن ، شمس الدین [ت:۹۰۲] فتح المغیث ۱/ ۹۳

۸۰)_ابن عبد البر، یوسف بن عمر، ابو عمر [ت:۴۶۳] التمھید ۱۹/ ۶۴ ، رقم ۵۴

۸۱)_ابن حجر، احمد بن علی، ابو الفضل [ت:۸۵۲] تلخیص الحبیر ، ۴/ ۳۶ رقم ۱۸۷۹

فصل دوم

امام مجاہد رح کی طرف منسوب منگھڑت قول

امام ابن ابی شیبہ [ت:۲۳۵] فرماتے (۸۲) ہیں حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ (۸۳)، عَنْ لَيْثٍ (۸۴)، عَنْ مُجَاهِدٍ، "عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا" [الإسراء:۷۹] قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ۔

بعض حضرات نے "یجلسه علی العرش" کے الفاظ نقل کئے ہیں (۸۵)، تاہم ان سبھی روایات کا ایک ہی طریق ہے

---

۸۲)_ ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد، ابوبکر [ت:۲۳۵] المصنف ۳۱۶۰۵۲، ۳۰۵/۶

۸۳)_ ہو الصدوق، الحافظ، السیر للذہبی ۱۷۳/۹

۸۴)_ ہو لین فی حدیثہ لنقص حفظہ، السیر للذہبی ۱۷۹/۶

۸۵)_ ابن ابی خیثمہ، احمد، ابکر [۲۷۹] التاریخ الکبیر رقم ۵۳۹، ۲۰۳/۱، والطبری، محمد بن جریر، ابو جعفر [ت:۳۱۰] جامع البیان ۵۲۹/۱۷، والخلال، احمد بن محمد، ابو بکر [ت:۳۱۱] السنۃ، ۲۴۱، ۲۱۳/۱، الآجری، محمد بن الحسین، ابو بکر [ت:۳۶۰] الشریعۃ ۱۱۰۴، ۱۶۱۵/۴

"ابن فضیل عن لیث" ۔ اس میں لیث بن ابی سلیم [ت:۱۴۳] بالاتفاق سخت ضعیف ہیں۔ چنانچہ امام نووی [ت:٦٧٦] تہذیب الاسماء واللغات (٨٦) میں ان کے متعلق رقمطراز ہیں کہ "سبھی علماء انکی ضعف، اضطراب حدیث اور کمزور حافظہ پر متفق ہیں۔

دوسری بات ابو بکر خلال [ت:۳۱۱] (۸۷) نے اس روایت کی اثبات کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے اور اس کیلئے ایک سند سے دو روایات تخریج کی ہیں چنانچہ فرماتے ہیں ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ (۸۸) قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيكٍ (۸۹)، قَالَ: ثَنَا أَبِي (۹۰) قَالَ: ثَنَا

---

٨٦)_ النووی، یحیی بن شرف، ابوزکریا [ت:٦٧٦] تہذیب الاسماء رقم ۵۳۷، ۷۵/۲

۸۷)_ الخلال، احمد بن محمد، ابوبکر [ت:۳۱۱] السنۃ، رقم ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۵۲/۱

۸۸)_ ہو ضعیف، ذیل دیوان الضعفاء للذہبی رقم ۳۶۹ ص ۵۲

۸۹)_ ہو واہی الحدیث، دیوان الضعفاء للذہبی رقم ۲۴۵۵، ص ۲۴۲

۹۰)_ ہو مازال مخلطا، لہ اغالیط، لیس بقوی، دیوان الذہبی رقم ۱۸۷۸ ص ۱۸۷

أَبُويَحْيَى الْقَتَّاتُ (٩١)، عَنْ مُجَاهِدٍ: عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا [الإسراء: ٧٩] قَالَ: يُقْعِدُ مُحَمَّدًا عَلَى الْعَرْشِ۔

ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَرِيكٍ يَعْنِي عَمَّهُ، قَالَ: ثَنَا أَبِي، قَالَ: ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَلَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، وَجَابِرُ بْنُ يَزِيدَ، كُلُّهُمْ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، قَالَ عَطَاءٌ فِي حَدِيثِهِ: وَسُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ: عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا۔ قَالَ: يُقْعِدُهُ عَلَى الْعَرْشِ۔

یہ روایت مسلسل چار ضعیف راویوں کی وجہ سے موضوع اور منگھڑت ہے اور امام مجاہدؒ اس سے بری ہیں۔

تیسری بات ان کی یہ روایت ضعف سمیت اجماع و تواتر کے خلاف ہے اور قاعدۂ کلیہ ہے کہ خبر متواتر کے مقابل صحیح خبر واحد بالکل حجت نہیں ہے، چہ جائیکہ وہ خبر واحد ضعیف بھی ہو۔

---

٩١)__ ہو ضعیف احادیثہ مناکیر جدا کثیرۃ، میزان الاعتدال للذہبی ١٠٧٢٩، ٥٨٦/٤

چوتھی بات اس روایت جیسی دیگر چند ایک روایات جو حضرت حضرت امی عائشہ صدیقہ [ت:۵۸] ابن عباس [ت:٦٨] ابن عمر [ت:۷۳] اور انس بن مالک [ت:۹۴][۹۲] رضی اللہ اللہ عنہم سے مروی ہیں، وہ سب کے سب موضوع اور منگھڑت روایات ہیں جن کے راویان مجاہیل اور ضعفاء ہیں۔ چنانچہ ان روایات کے متعلق امام احمد بن حنبل [ت:۲۴۱] فرماتے ہیں کہ "ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبارک کے عرش پر بیٹھنے کی کوئی روایت ثابت نہیں ہے، بلکہ صرف اس باب میں صرف ایک موضوع روایت ہے"۔ **"أما قضية قعود نبينا على العرش فلم يثبت فی ذلك نص، بل فی الباب حديثٌ واه"[۹۳]**۔

---

۹۲)_ ابویعلی، محمد بن الحسین، ابن الفراء [ت:۴۵۸] ابطال التاویلات، رقم ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ص ۵۱٦، ۵۱۷

۹۳)_ الذہبی، محمد بن احمد، ابو عبداللہ [ت:۷۴۸] العلو لعلی الغفار رقم ۴٦۱، ص ۱۷۰

شیخ ابن تیمیہ [ت:۷۲۸] بھی رقمطراز ہیں کہ اس مسئلہ میں کچھ لوگوں نے سلف سے روایات مرفوعہ نقل کی ہیں، جو کہ سبھی موضوع اور منگھڑت ہیں، جیساکہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم مبارک کا عرش پر بیٹھنا۔ یہ دراصل امام مجاہد رح وغیرہ سلف سے ثابت ہے، جسے سلف نے ثابت مان کر روایت کی ہے اور کسی نے بھی اس پر نکیر نہیں کی تھی ۔ "وفیھا أشیاء عن بعض السلف رواھابعض الناس مرفوعة وھی کلھا موضوعةکحدیث قعود الرسول علی العرش۔وإنما الثابت أنه عن مجاھد وغیرہ من السلف۔وکان السلف والائمة یروونه ولاینکرونه"(۹۴)۔

مقام حیرت ہے کہ شیخ ابن تیمیہ رح نے تو دیگر روایت کو موضوع قرار دیا ہے لیکن قول مجاہد کو صحیح اور ثابت مان کر اسے سلف وائمہ کے ہاں صحیح منقول سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ ان کی یہ

۹۴)_ ابن تیمیہ ،احمدبن عبدالحلیم [ت:۷۲۸] درءتعارض العقل والنقل ۲۳۷/۵

بات خلاف تحقیق ہے، کیونکہ سلف وائمہ نے اس روایت مجاہد کو غیر صحیح اور موضوع مان کر شدت سے رد کیا ہے، جن میں امام طبری [ت:۳۱۰] (۹۵)، امام ابن فورک [ت:۴۰٦] (۹٦)، امام ثعلبی [ت:۴۲۷] (۹۷)، امام ابن عبدالبر مالکی [:۴٦۳] (۹۸)، امام واحدی [ت:۴٦۸] (۹۹)، امام ابن عطیہ [ت:۵۴۲] (۱۰۰)، امام اور قرطبی [ت:٦۷۱] (۱۰۱) وغیرہ سر فہرست ہیں۔

---

۹۵)_ الطبری، محمد بن جریر، ابو جعفر [ت:۳۱۰] تفسیر جامع البیان ۵۳۱

۹٦)_ ابن فورک، محمد بن الحسن، ابو بکر [ت:۴۰٦] مشکل الحدیث وبیانہ ۱/۳۹۲

۹۷)_ الثعلبی، احمد بن محمد، ابو اسحاق [ت:۴۲۷] تفسیر الکشف والبیان ٦/۱۲٦

۹۸)_ ابن عبدالبر، یوسف بن عمر، ابو عمر [ت:۴٦۳] التمہید ۱۹/٦۴، رقم ۵۴

۹۹)_ الواحدی، علی بن احمد، ابو الحسن [ت:۴٦۸] التفسیر البسیط ۱۳/۴۴۵

۱۰۰)_ ابن عطیہ، عبدالحق بن غالب، ابو محمد [ت:۵۴۲] تفسیر المحرر الوجیز ۳/۴۷۸

۱۰۱)_ القرطبی، محمد بن احمد، ابو عبداللہ [ت:٦۷۱] الجامع لاحکام القرآن ۱۰/۳۱۱

البتہ روایت مذکورہ کے متعلق امام ابو داؤد [ت:۲۷۵] نے جو قول کیا ہے کہ "جو اس روایت کا منکر ہے، وہ ہمارے ہاں متہم ہے، کیونکہ اہل علم اسے بیان کرتے چلے آرہے ہیں۔ من أنکر هذا الحدیث فهو متهم عندنا، مازال أهل العلم یتحدثون هکذا۔ اس کی وضاحت میں امام ابن عطیہ [ت:۵۴۲] لکھتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس روایت کی تاویل کا منکر ہو (وہ ہمارے نزدیک گمراہی پر متہم ہے)، من أنکر جوازه علی تأویله (۱۰۲)۔

قول ابي داؤد رح پر امام ابن عطیہ رح کی اس وضاحت کو امام قرطبی [ت:۶۷۱] (۱۰۳)، امام ابن جماعہ [ت:۷۳۳] (۱۰۴)

---

۱۰۲)_ ابن عطیہ، عبدالحق بن غالب، ابو محمد [ت:۵۴۲] تفسیر المحرر الوجیز ۳/۴۷۹

۱۰۳)_ القرطبی، محمد بن احمد، ابو عبداللہ [ت:۶۷۱] تفسیر القرطبی ۱۰/۳۱۱

۱۰۴)_ ابن جماعہ، محمد بن ابراہیم، ابو عبداللہ [ت:۷۳۳] ایضاح الدلیل ص ۳۱

امام ابو حیان اندلسی [ت:۷۴۵][105]، وغیرہ ائمہ واساطین نے مانی ہوئی ہے۔

---

۱۰۵)_ الاندلسی، محمد بن یوسف، ابو حیان [ت:۷۴۵] تفسیر البحر المحیط ۱۰۱/۷

فائدہ کلامیہ

میں فقیر عنایۃ اللہ عینی عرض پرداز ہوں کہ اسلام نے اپنے پیروکاروں کو سکھایا ہے کہ صانع عالم کی طرح کوئی مخلوق نہیں ہے "لیس کمثلہ شیء" [الشوریٰ:11]، جس طرح اس کی ذات مخلوق کی طرح نہیں ہے، اسی طرح اس کی صفات بھی مخلوق کی طرح نہیں ہیں۔

اب یہاں پر باری تعالی کیلئے صفت استواء علی العرش ذاتا ماننا بھی جائز نہیں، کہ عرش مخلوق وحادث ہے اور ذات باری تعالی قدیم ومنزہ عن الحدوث ہے۔ تبھی ائمہ اسلام نے صفت استواء کو صفات فعلیہ سے منجملہ متشابہات قرار دیکر اسکی کنہہ وحقیقت خدا کے سپرد کیا اور بضرورت تاویل اجماعی قائل ہوئے کہ استواء بمعنی استیلاء وقبضہ وقدرت ہے(١٠٦)۔

---

١٠٦)_ العینی، عنایۃ اللہ بن عبد الوہاب، ابوالہدی، الاحتواء فی الاستواء ص ١٠، ١٥

اب جب صانع عالم مخلوق جیسا نہیں ہے، تو قیامت کے دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک اس کے ساتھ عرش پر بیٹھنا محال ہے۔ ورنہ یا تو اللہ کو مخلوق جیسی صفات مان کر اسے مخلوق جیسا سمجھا جائے گا، یا تو محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبارک کیلئے خدائی صفات مان کر انہیں خالق سمجھا جائے، حالانکہ دونوں باتیں کفر اورالحاد ہیں۔ مزید یہ کہ یہاں نص میں لفظ "مقام" ہے، جبکہ اس روایت موضوعہ میں اس کی تفسیر "قعود" سے کی گئی ہے، حالانکہ قیام وقعود ایک دوسرے کے متضاد ہیں اور قیام سے مراد شفاعت کیلئے کھڑے ہونا ہے[۱۰۷]۔ پس یہ روایت مذکورہ عقل ونقل کے احکامات کے پیش نظر باطل، مردود اور گمراہ کن ہے، اس سے بچا جائے۔

---

۱۰۷)_ تفسیر الطبری ۱۷/۵۳۱، تفسیر ثعلبی ۱۶/۴۵۰، تفسیر رازی ۲۱/۳۸۸، تفسیر قرطبی ۱۰/۳۱۱، ۳۱۲، تفسیر ابی حیان اندلسی ۷/۱۰۲

تتمہ

بعض ائمہ اسلام نے باوجود اس روایت کو باطل اور مردود سمجھتے ہوئے بھی اس کی توجیح وتاویل بیان کی ہے تاکہ اسے صحیح سمجھنے والے پھر بھی بدعی اور تجسیمی اعتقاد سے بچ سکیں، چنانچہ مقام محمود کی تفسیر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبارک کے عرش پر بیٹھنے سے مراد "ان صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کی عنایات واکرام اوران کی عزت افزائی ہے"(۱۰۸)۔

تمت بالخیر
والحمدللہ رب العالمین

---

۱۰۸)_ابن فورک، محمد بن الحسن، ابوبکر[ت:۴۰۶]مشکل الحدیث وبیانہ ص ۳۴۰

ابن حجر، ابوالفضل[ت:۸۵۲]فتح الباری ۴۱۶/۲


Imagitor